# اسلام میں بچوں کے حقوق

چوبیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۹ تا ۱۱/ جمادی الاول ۱۴۳۶ھ، مطابق ۱ تا ۳/ مارچ ۲۰۱۵ء، دارالعلوم الاسلامیہ اوچیرہ، کولم (کیرلا)

۱- بچوں کے حق پرورش کے سلسلے میں بنیادی ہدایات یہ ہیں:

الف: حضانت شرعاً واجب ہے اور یہ فریضہ اصلاً ماں کا ہے، اس کو یہ کام انجام دینا چاہئے، اگر ماں نہ ہو اور حضانت کی حقدار اگر ایک ہی عورت موجود ہو تو بچہ کی پرورش اس پر واجب عینی، اور متعدد ہوں تو واجب کفائی ہے۔

ب: پرورش میں بچہ اور پرورش کنندہ، دونوں کی رعایت ملحوظ رکھی جائے گی۔

ج: عام حالات میں ماں کو پرورش کے لئے مجبور نہیں کیا جائے گا؛ البتہ بعض مخصوص حالات میں جبکہ کوئی دوسرا موجود نہ ہو اور بچہ کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو مجبور کیا جائے گا۔

د: پرورش کے لئے بچہ ماں کے پاس اس وقت تک رہے گا جب تک کہ اپنی بنیادی ضروریات مثلاً کھانا، پینا اور استنجا کے لائق نہ ہوجائے، بچہ میں سات سال کی عمر ہے اور لڑکی بالغہ یا قریب البلوغ تک ماں کے پاس رہے گی۔

ھ: پرورش کرنے والے کا عاقل، بالغ، امانت دار اور پرورش پر قدرت رکھنے والا ہونا ضروری ہے، اور عورت ہو تو یہ بات بھی ضروری ہے کہ وہ جس شخص کے نکاح میں ہو وہ زیر پرورش بچہ کا غیر محرم نہ ہو۔

و: جن صورتوں میں بچہ کو تعلیمی، تربیتی، جسمانی یا نفسیاتی پہلو سے مضرت کا اندیشہ ہو تو ان صورتوں میں حق پرورش ساقط ہوجائے گا۔

۲-الف: والدین اور سرپرستوں پر بچوں اور بچیوں کو اتنی تعلیم دینا ضروری ہے جس سے وہ اپنی دینی ذمہ داریاں ادا کرنے کے اہل ہوجائیں، اسی طرح حسب ضرورت عصری تعلیم بھی دی جائے اور اس سلسلہ میں شرعی حدود کی رعایت رکھی جائے۔

ب: اگر حکومت کسی سطح تک کی تعلیم بچوں اور بچیوں کے لئے لازم قرار دے اور وہ تعلیم شرعی اصول سے متصادم نہ ہو، اور کوئی بات ایمان و اخلاقیات کے منافی نہ ہو اور نہ ہی بے راہ روی و انحراف کا باعث ہو تو اس کی پابندی مسلمانوں کو کرنی چاہئے۔

ج: آج کل بچوں کے لئے جس جنسی تعلیم کا مطالبہ کیا جارہا ہے اس کی گنجائش اسلام میں بالکل نہیں ہے؛ کیونکہ اس کے مفاسد بہت ہیں اور اس سے بے راہ روی پیدا ہوتی ہے، ایسی عمر میں بچوں کو اخلاقیات کی تعلیم دی جانی چاہئے۔

۳- نکاح کے بارے میں اسلامی تعلیم اور شرعی ہدایت یہ ہے کہ بلوغ کے بعد بچہ اور بچی کی شادی میں زیادہ تاخیر نہ کی جائے؛ کیونکہ اس سے جسمانی، روحانی اور سماجی نقصانات پیدا ہوتے ہیں، بعض مصالح کی وجہ سے کمسنی میں نکاح کا جواز ہے لیکن

بہتر اور پسندیدہ بلوغ کے بعد کا نکاح ہی ہے۔

۴- بچہ مزدوری کے بارے میں اسلام کا موقف ہے کہ بچہ قابل رحم اور لائق شفقت ہے، لہٰذا حسب استطاعت اس کی بہتر تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جائے اور ذہنی وجسمانی نشو ونما کے لئے بہتر مواقع فراہم کئے جائیں۔

۵- والدین یا اولیاء بچوں سے بقدر استطاعت ایسے گھریلو کام لے سکتے ہیں جن کا تعلق تربیت اور آداب زندگی سکھانے سے ہو، اسی طرح انہیں ایسا پیشہ ورانہ کام بھی سکھا سکتے ہیں جو ان کے حق میں مفید ہو۔

۶- جو والدین معاشی تنگی کا شکار ہوں، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کا تکفل کرے اور ان کے لئے وظائف جاری کرے۔

۷- اگر اسلام کے اصول تعلیم وتربیت کی رعایت رکھی جائے تو بچوں سے جرائم کا صدور نہیں ہوگا۔ جرائم کی شرعی سزا جاری کرنے کے لئے بلوغ شرط ہے، لہٰذا نابالغ چوری، قتل اور زنا جیسے جرائم کا ارتکاب کرے تو اس پر حدود وقصاص کا اجراء نہیں کیا جائے گا؛ البتہ تادیب کی جائے گی۔

۸- والدین، اولیاء اور اساتذہ کو بچوں کی تادیب کا حق حاصل ہے؛ لیکن ضروری ہے کہ یہ تکلیف دہ اور مضرت رساں نہ ہو، اور شرعی حدود کے اندر ہو۔

۹- تادیب کے طور پر انہیں بچہ جیل میں رکھا جاسکتا ہے؛ لیکن ان کو سخت سزائیں دینا ناجائز ہے، سزائیں ان کی قوت برداشت کے مطابق دی جائیں، اور پُر مشقت کام نہ لیا جائے اور ان کی اصلاح کے لئے جیلوں میں تعلیم وتربیت کا نظم کیا جائے۔

۱۰- بے سہارا بچوں کی پرورش اور ان کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری اور خبر گیری اولاً ان کے رشتہ داروں پر، پھر حکومت پر، پھر سماج یا بالفاظ دیگر عامۃ المسلمین پر ہے، اس سلسلہ میں ہر شعبہ کو اپنی ذمہ داری کا احساس رکھنا چاہئے۔

۱۱- حد درجہ افلاس کی وجہ سے اپنا بچہ دوسرے کے حوالہ کر کے اس سے مکمل طور پر لاتعلق ہو جانا درست نہیں ہے، اس سلسلہ میں حکومت اور سماج کو سامنے آنا اور اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

۱۲- والدین اور اولیاء پر ذہنی یا جسمانی طور پر معذور بچوں کی دیکھ ریکھ لازم ہے، خواہ گھر میں رکھ کر ہو یا ناگزیر ضرورت پر ہسپتال میں رکھ کر ہو، اور ایسے بچوں کا علاج حتی المقدور صبر واستقامت کے ساتھ کیا جائے، اور اللہ سے اس پر اجر کی امید رکھی جائے۔

☆☆☆